بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۲ شعبان ۱۳۹۱ھ - ۱۳ اخاء ۱۳۵۰ ہش - ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵۸

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۲ اخاء - سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۱ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت وعافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں قیام فرما ہیں۔ ان کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کا لاہور میں موتیا بند کا اپریشن ۱۲ اکتوبر کو کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بینائی پورے طور پہ بحال کر دے۔

مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم۔ اے۔ صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ اپریشن کے بعد گھر واپس آ گئے ہیں۔ صحت نسبتاً بہتر ہے لیکن تاحال زخم کے مقام پر درد ہوتی ہے اور پیشاب بار بار آتا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

مکرم میاں عزیز محمد صاحب قریشی نائب امیر جماعت کیمبلپور بیمار ہیں احباب کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔
(عطاء الکریم شاہد، مربی سلسلہ کیمبلپور)

گھانا میں ایک اور احمدیہ ہسپتال کا رسمی طور پر باضابطہ افتتاح

افتتاحی تقریب میں سماجی بہبود کے وزیر، ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف، سرکاری حکام اور ممبران پارلیمنٹ کی شرکت

وزیر موصوف کی طرف سے جماعت احمدیہ کی گرانقدر تعلیمی اور طبی خدمات کا اعتراف اور شاندار خراجِ تحسین

گزشتہ دنوں گھانا میں ایک اور احمدیہ ہسپتال کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ یہ ہسپتال ٹیچی مان کے مقام پر قائم کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہسپتال نے آج سے پانچ ماہ قبل ہی کام شروع کر دیا تھا لیکن رسمی طور پر اس کا باضابطہ افتتاح ۲۶ ستمبر کو عمل میں آیا جبکہ وزیر سماجی بہبود آنریبل اے۔ اے منائی نے بہت وسیع پیمانہ پر ترتیب دی ہوئی افتتاحی تقریب میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرما کر اسکے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں تعلیم اور طبی امداد کے میدانوں میں جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر خدمات کا ذکر کرتے ہوئے نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور حکومت کی طرف سے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اس تقریب میں قریباً چار ہزار افراد نے شرکت کی، ان میں احمدی احباب کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام، ممبران پارلیمنٹ، علاقوں کے بیس کے قریب چیفس اور خود ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف شامل تھے۔ افتتاحی تقریب کی مختصر کارروائی پر مشتمل تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کی افتتاحی تقریب رسمی طور پر ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء کو عمل میں آئی ہسپتال کا افتتاح سماجی بہبود کے وزیر آنریبل اے۔ اے منائی نے فرمایا۔ تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ ملک بھر سے آئے ہوئے مہمانوں نے شرکت فرمائی۔ مہمانِ خصوصی ہیں ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف، بیس دیگر چیفس، ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر اور بعض ممبران پارلیمنٹ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج گھانا مشن نے خطبۂ استقبالیہ پڑھتے ہوئے اس امر کا ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ اپنی روحانی، اخلاقی اور تعلیمی خدمات کی وجہ سے ملک بھر میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔ اور اس کی ان خدمات کو بنظرِ استحسان دیکھا جاتا ہے۔ اب اس نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی دی ہوئی توفیق سے ملک بھر میں نئے ہسپتال قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ آپ نے کہا ہم اس ملک کے عوام کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں اپنی مساعی میں وسعت پیدا کر کے حتی المقدور ان کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ قابلِ قدر اسلامی روایات کو از سرِ نو زندہ کر دکھانا چاہتے ہیں۔

وزیر موصوف نے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے تعلیم اور طبی امداد کے میدانوں میں جماعت احمدیہ کی قابل قدر مساعی اور گرانقدر خدمات کا ذکر فرمایا اور شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ آپ نے فرمایا میری وزارت جماعت کے قائم کردہ ہسپتالوں کو خوبی اور عمدگی سے چلانے کے سلسلہ میں ہر ممکن امداد بہم پہنچانے اور پورا پورا تعاون کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے گی اور ہمیشہ اس کے لئے مستعد رہے گی۔

بعد ازاں ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ بلا تمیز رنگ و نسل اور مذہب عقائد بنی نوعِ انسان کی خدمت کے لئے اپنے آپکو وقف رکھیں گے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ ہر چند کہ اس ہسپتال کا باضابطہ اور رسمی افتتاح آج عمل میں آ رہا ہے تاہم یہ گزشتہ پانچ ماہ سے علاقہ کے عوام کی طبی خدمات بجا لا رہا ہے۔ اس مختصر سے عرصہ میں پانچ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شفایاب ہوئے۔ اسی طرح متعدد چھوٹے اور بڑے اپریشن بھی کامیابی سے کئے گئے۔

اس موقع پر چار ہزار حاضرین کی موجودگی میں امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹس کا ایک نسخہ وزیر موصوف کو پیش کیا۔ جسے بخوشی قبول کرنے کی انہوں نے سعادت پائی۔

افتتاحی تقریب میں صدارت کے فرائض ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف نے ادا فرمائے۔ آپ برانگ اہافو ریجن کے ہاؤس آف چیفس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اپنے خطبۂ صدارت میں جماعتِ احمدیہ کی روحانی سرگرمیوں اور خدمات کو سراہا۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ٹیچی مان میں تشریف آوری اور حضور کیساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرنے کے بعد ٹیچی مان میں احمدیہ ہسپتال کے قیام پر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دلی جذباتِ تشکر کا اظہار کیا۔ آپ نے جملہ حاضرین اور علاقہ کے عوام کو تلقین کی کہ وہ ہسپتال اور جماعت احمدیہ کی طبی خدمات سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔

قبل اس کے آنریبل وزیر سماجی بہبود نے فیتہ کاٹ کر ہسپتال کے باضابطہ افتتاح کا اعلان فرمایا برانگ اہافو کے ریجنل مشنری مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم نے آنریبل وزیر موصوف ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف اور تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس موقعہ پر حاضرین نے از خود بطور چندہ رقوم پیش کیں۔ چنانچہ چھ صد نیو سیڈیز جمع ہوئے۔ ان میں یک صد نیو سیڈیز کا وزیر موصوف کی طرف سے پیش کردہ عطیہ بھی شامل تھا۔

افتتاحی تقریب کی روداد کو اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا۔ گھانا ریڈیو نے بھی خاص تفصیلی خبر نشر کی۔ علاوہ ازیں ٹیلیویژن پر بھی اسکے مناظر دکھائے گئے۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ ؍اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلعہ محمدیؐ کا دفاع اور اسلام کا جوابی حملہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جہاں ایک طرف دین اسلام کا احیاء اور شریعت کا قیام تھا وہاں دوسری طرف ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ آپ قلعہ محمدیؐ پر ہونے والے حملوں کا کامیاب دفاع کریں اور نہ صرف دفاع کریں بلکہ اسلام پر حملہ آور ہونے والوں کے خلاف اسلام کی طرف سے جوابی حملہ کا آغاز کر کے دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائیں۔ جس زمانہ میں آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے اُس وقت اسلام اور قلعۂ محمدیؐ پر چاروں طرف سے بے پناہ حملے ہو رہے تھے۔ چنانچہ ان حملوں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے روح فرسا حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان حالات میں ضروری تھا کہ ایک فتح نصیب جرنیل اٹھے اور قلعۂ محمدیؐ پر ہونیوالے ان حملوں کا دفاع کرے۔ اور نہ صرف دفاع کرے بلکہ اسلام کی طرف سے خود حملہ آوروں کے خلاف زبردست حملوں کا آغاز کر کے انہیں شکست فاش دے تا دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور وہ مشرق و مغرب کے امصار و دیار، میدان و ریگ زار، خشکی و تری۔ الغرض ہر جگہ اور ہر علاقہ میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جائے۔ جہاں تک قلعۂ محمدیؐ پر ہونے والے حملوں کا تعلق ہے آپ نے خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے دفاع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے . . . مجھے بھیجا ہے تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۱)

نیز اسلام پر ہر چہار طرف سے ہونے والے حملوں اور ان کے خلاف قلعۂ محمدیؐ کے دفاع کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے مزید فرمایا:۔

"ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر جو حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اُتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۹، ۶۰)

ایک دنیا جانتی ہے کہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے مذاہب کی طرف سے قلعۂ محمدیؐ پر ہونے والے حملوں کے دفاع کا فریضہ اس شان سے ادا فرمایا کہ اپنے اور بیگانے سب عش عش کر اُٹھے۔ کسی مذہب میں بھی یہ جرأت یہ حوصلہ اور یہ ہمّت باقی نہ رہی کہ وہ اسلام کے اِس فتح نصیب جرنیل اور اس کی قائم کردہ جماعت کے سامنے دم مار سکے۔ لیکن آپ صرف قلعۂ محمدیؐ کا دفاع کرنے کی غرض سے ہی مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ آپ کی بعثت کی ایک بنیادی غرض تو یہ بھی تھی کہ آپ تمام حملہ آور مذاہب پر اسلام کی طرف سے جوابی حملہ کر کے سب کو مغلوب کر دکھائیں اور ان کے مغلوب ہونے کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کے آغاز میں ہی قلعہ محمدیؐ کے کامیاب دفاع کی ہی خبر نہیں دی بلکہ یہ بشارت بھی دی کہ وہ وقت آتا ہے کہ اسلام جو آج بتیس دانتوں میں گھری ہوئی زبان کی طرح بے بس نظر آرہا ہے ان دانتوں اور زہریلی کچلیوں کو توڑ کر باہر نکلے گا اور دشمنانِ اسلام پر حملہ آور ہو کر انہیں مغلوب کر دکھائے گا۔ آپ نے اس عظیم الشان آسمانی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربّ جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں۔" (فتح اسلام)

یہی نہیں آپ نے ان حملوں کی نوعیت اور ان کے نتیجہ میں اسلام کو ملنے والی عظیم الشان فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جاوے گی اور ہر ایک حق پوش دجّال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجّتِ قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جبتک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں، اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے، وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا، یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے، اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام)

دنیا جانتی ہے کہ اسلام کے اِس زبردست جوابی حملہ کے نتیجہ میں اسلام کے لئے تازگی اور روشنی کا دن آیا اور آج وہ اِس کے نتیجہ میں ہی چاردانگ عالم میں پھیل رہا اور آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ دنیا کے ہر خطہ اور علاقہ میں اسکی پیشقدمی جاری ہے۔ بہرحال یہ خدائی فیصلہ ہے کہ اسلام کے لئے اب فتح ہی فتح مقدّر ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے اور وہ فدیہ یہی ہے کہ ہم اس راہ میں مرنے اور موت قبول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ہمارے اس راہ میں مرنے اور موت قبول کرنے پر ہی اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ زمانہ خواہ کیسی ہی کروٹ بدلے، حالات کتنی ہی نازک صورت کیوں نہ اختیار کرتے دکھائی دیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے اب مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی دی ہوئی بشارتوں کے بموجب عارضی طور پر چھانے والی تاریکیوں اور ظلمتوں کے پیچھے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں۔ تاریکیاں اور ظلمتیں چھٹیں گی اور دُور ہوں گی۔ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئے گا اور آفتاب اسلام اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم اور وہ تمام لوگ جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اسلام کی زندگی اور مسلمانوں کی زندگی کی خاطر اس راہ میں مرنے اور موت قبول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ہمارا زندہ خدا اپنی زندہ تجلّی ظاہر فرمائے گا۔ اور ضرور ظاہر فرمائے گا۔ اس لئے کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا ہے اور اسکی ایک صفت لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد بھی ہے۔

خیر النّاس

زمانے کو جس آبِ زندگی کی پیاس ہے ساقی
سُنا ہے خضر سے میں نے وہ تیرے پاس ہی ساقی
کئے وا جس نے آ کر رحمتوں کے بند دروازے،
محمدؐ رسول اللہ وہ خیر النّاس ہے ساقی
درخشاں ہے مرا دامن غبارِ کوئے جاناں سے،
کہ ذرّہ ذرّہ اس کا ریزۂ الماس ہے ساقی
سہارا ہے مجھے "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" کا
وہ آئینگے، ہے جبتک سانس تب تک آس ہے ساقی
طبیبوں کی دوا تو تیر کو کب راس آتی ہے
ترے بیمار کو تیری دُعا ہی راس ہے ساقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

107

عہدہ داران جماعت کی ذمہ داریاں

(محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ)

اللہ تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں۔ ایک بعثت اولیٰ جو حضور کے اپنے وجود باجود میں ظہور پذیر ہوئی اور حضور نے اللہ تعالیٰ کی آیات اور زندہ تجلیات کے ذریعہ ثبوت نمونہ دکھا کر عرب کی سرزمین میں ایک انقلاب عظیم پیدا کیا اور اس طرح قدوسیوں کی عدیم المثال جماعت وجود میں آئی اور حضور محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء کے ذریعہ آئندہ جمیع نسل انسانی کے لئے ایک ضابطہ حیات بذریعہ قرآن عزیز مکمل کر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم

حضور کی دوسری بعثت آخری زمانہ کے لئے مسیح موعود کے وجود میں بروزی اور ظلی رنگ میں مقدر تھی اور بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود صحابہ جیسی ایک جماعت کی تربیت کرے گا۔ اسی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود کے مقام پر فائز فرما دیا اور صحابہ کی طرح آپ کو ایک پاکباز اور تقویٰ شعار اور اطاعت گذار جماعت عطا فرمائی جس نے اپنے اندر ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کی اور دنیا کو ایک دفعہ پھر صحابہ کی سی جان نثار اور اطاعت شعار جماعت کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور ان کے چہروں پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں"
(الذکر الحکیم ۲ ص ۱۱)

پس اسی دوسری بعثت کا ظہور بذریعہ مسیح موعود جن کا دوسرا نام امام مہدی علیہ السلام ہے وقوع پذیر ہوا۔ اسی جماعت کے ذریعہ اس دور اول کے مکمل شدہ دین کی تکمیل اشاعت کا کام اس آخری دور میں جبکہ نشر و اشاعت کے ہر قسم کے وسائل پیدا ہو چکے تھے۔ شروع ہو چکا ہے اور اسی دور میں ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ کی آیت والی قرآنی پیشگوئی پوری ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ۔ پس میں اس وقت اس جماعت کے افراد اور ان کے منتخب شدہ عہدہ داران کی ذمہ داری پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ دراصل یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے ایک مجسم نور کی حیثیت سے مبعوث ہوئے اور جن کا اصل مقصد ۱۔ سچی اور خالص توحید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا قیام ۲۔ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا قیام ۳۔ قرآن مجید کی عظمت کا قیام ۴۔ اسکی شریعت کی عظمت کا قیام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان خیالات کو روح القدس کی تائید سے روشن کیا اور میں دلائل کے ساتھ تخم کی طرح بو دیا ہے۔ اب اس تخم کے بڑھنے کے لئے اس کی آبیاری کا کام خلفاء نے کرنا ہے اور خدائی نوشتوں کے مطابق آخری زمانہ کی یہی خلافت وعدہ شدہ ہے خلیفہ کا وجود مرکزی ہوتا ہے۔ عہدہ داران کا وجود مثل ہاتھ پاؤں اور جماعت کا وجود مثل جسم کے ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ کیونکہ وہ وحی الٰہی کا مرکز ہوتا ہے اور خلیفہ کی اطاعت اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ نبی کے بعد نظام کا مرکز ہوتا ہے اسلئے کہا جاتا ہے کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمت صغریٰ خلافت کا وجود ایک الٰہی نعمت ہے کہ جس سے جدائی انسان کو کسی عزت کا مستحق نہیں بنا سکتی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ تم کو معلوم ہے کہ خلیفہ کا دشمن کون ہے۔ پھر خود ہی فرمایا۔ قرآن پڑھو تو تم کو معلوم ہوگا کہ خلیفہ کا دشمن ابلیس تھا اور اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ میں بھی خلیفہ ہوں اور میرا دشمن بھی ابلیس ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ تم میرے کسی ذاتی فعل میں عیب نکال کر اس اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتے جو خدا تعالیٰ نے تم پر عائد کی ہے۔ کیونکہ جس کام کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ نظام کا احیاء ہے۔ اس لئے میری فرمانبرداری لازمی ہے اور ضروری ہے اطاعت کے لحاظ سے ایک مامور خلیفہ اور غیر مامور خلیفہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا اطاعت جس طرح انبیاء کی ضروری ہے۔ ویسے ہی خلفاء کی بھی ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اولی الامر یعنی نظام کو چلانے والے ذمہ دار اصحاب کی اطاعت کرو

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جو رسول کی اطاعت کرے گا تو سمجھو کہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ پھر روحانی درجات کے حصول کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت (جس میں نظام کی اطاعت لازمی طور پر شامل ہے) کیسا مشروط ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا

جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں۔ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ یعنی جو شخص میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا میری اطاعت کرتا ہے اور جو میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ گویا میری نافرمانی کرتا ہے۔ مگر انسان میں جہاں اور نقائص ہوتے ہیں۔ وہاں بعض لوگوں میں یہ نقص بھی ہوتا ہے کہ جب انہیں کوئی ایسا حکم دیا جاتا ہے۔ جو ان کی پسند کے خلاف ہو تو وہ اطاعت سے گریز کرتے ہیں اور مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ سلسلہ کے کاموں میں اور ترقی میں باعث رخنہ اور سستی ہوتے ہیں۔ انبیاء کی جماعتیں دنیا میں ایک پاکیزہ معاشرہ قائم کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کی جاتی ہیں۔ اسلئے مومن جن کو قدوسی اور فرشتے کہا جاتا ہے نظام کی قدر و احترام میں اپنے نفس کی بغاوت۔ مال عزت تک قربان کر دینے سے گریز نہیں۔ اس قربانی کا دوسرا نام صحابہ کا نمونہ ہے دنیاوی نظام کے عہدہ داروں اور روحانی نظام کے عہدہ داروں میں بڑا فرق ہے دنیاوی نظام کے عہدہ داروں میں اختیارات کی طاقت ہوتی ہے جس کی روگردانی کا فوراً مواخذہ ہوتا ہے۔ روحانی نظام کے عہدہ داروں کی ترقی کا دارومدار ان کی روحانی قوت اور اخلاقی قدروں اور صلاحیت نفوس و تقویٰ پر ہوتا ہے اور ذی اثر انداز ہو کر دل فتح ہو کر انقلاب روحانی میں مدد ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی انقلاب کو نئی زمین اور نیا آسمان بنانے سے تشبیہ دی ہے آج دنیا جس دور سے گذر رہی ہے اس میں اگر ضرورت نہیں سمجھی جاتی تو اصلاح بین الناس کی توجہ نہیں دی جاتی تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حکم کی طرف۔ لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ تو رشتہ داروں سے حسن سلوک میں۔ غرباء کی دیکھ بھال میں۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے میں۔ اگر کوئی چیز نایاب ہے تو امانت۔ ایثار۔ توکل تواضع حسن ظن۔ موافقت۔ شکر۔ عفو صبر عدل و احسان۔ ایفائے عہد۔ مہمان نوازی۔ پاک دامنی۔ غض بصر تعاون باہمی۔ صلہ رحمی۔ والدین سے حسن سلوک اور ان کی اطاعت وغیرہ ہیں۔ اور بہت کم ہیں جو نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور ہمسایہ ذی رابطہ داروں اور ماتحتوں سے

حسن سلوک کرتے ہیں اور غصہ پر قابو پاتے ہیں اور باطنی صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ اس کے مقابل پر دنیا میں دور دورہ ہے بخل کا۔ بدگمانی اور عیب جوئی کا۔ حسد کا۔ جھوٹ کا۔ غیبت اور بدظنی کا۔ مایوسی کا۔ خیانت کا۔ فضول خرچی اور تحقیر و تمسخر کا۔ رشوت کا۔ زنا کا۔ بدرسومات کی پابندی کا اور بغیر علم کے بات کرنے کا۔ آنکھوں کی چوری اور لوگوں کے برے نام رکھنے کا۔ لغو باتوں کا اور بلاوجہ غیروں کی نقل کرنے کا۔ مکر و فریب کا۔ یہ ان ہی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کے لئے اندرونی بیرونی مشکلات اور آفات جو اس دور میں جمع ہوگئی ہیں۔ ان کی نظیر کسی بھی پہلے زمانہ میں نہیں ملتی۔ کیا کبھی پہلے بھی ایسی اندرونی اور بیرونی آفتیں اسلام پر آئی تھیں۔ اندرونی طور پر بہت سی بدعتیں اور شرک سچی توحید کی بجائے پیدا ہوگئے ہیں۔ اعمال صالحہ کی بجائے بدرسومات نے لے لی ہے۔ قبر پرستی اور پیر پرستی کو شریعت کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ طرح طرح کے وظائف اور ورد ہیں۔ جن کو فرض عبادت کی جگہ اختیار کر لیا گیا ہے۔ وہ تقویٰ اور طہارت جو اسلام کا اصل منشا اور مقصود تھا بالکل مفقود ہے۔ یہی تاریکی کا زمانہ تھا۔ چنانچہ اس مامور زمانہ نے اسلام کی بے مثال اور لازوال تعلیم کو پھر سے ایک بلند خیال کی صورت میں قائم کر دیا ہے۔ ہم کو ایک پیارے اور قیمتی خزانہ کی خبر دی ہے۔ اس کو ایک چمکتا ہوا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس نے تمام بنی نوع انسان کو اطلاع دی وہ ہیرا کیا ہے۔ وہ ہیرا سچا اور زندہ خدا ہے جو ہماری زندگیوں کا مقصود اور ہماری محنتوں کا ماحصل ہے اور اس سچے خدا کو پانے اور اس سے تعلق قائم رکھنے کی خاطر ہم نے اس عظیم الشان مامور کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ بیعت کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "اب حقیقت بیعت کی سو وہ یہ ہے کہ بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں۔ جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچ دے کہ اس کے عوض وہ معارف حقہ و برکات کاملہ حاصل کرے۔ جو موجب معرفت نجات اور رضامندی باری تعالیٰ ہو۔ یہ سلسلہ بیعت محض فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت، عظمت، نتائج خیر کا موجب ہو۔ پس اس دور میں احباب جماعت پر نہایت اہم اور نازک ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں کہ وہ اس زمانہ میں نظیر خدا بن کر زندہ خدا کے وجود کی شہادت اپنے وجودوں میں پیش کریں۔ اور دہریت اور مادیت کے اس اژدہا کا جو ایمانوں کو کھا رہا ہے اور جس کی خطرناک گرفت آئندہ نسلوں تک پہنچ رہی ہے) کا سر کچل دیں۔ اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے ہمارا بنیادی فرض یہ ہے کہ ہم کلیتہً شرک سے مجتنب رہیں۔ اور اس عہد کو کما حقہ نبھائیں۔ شرک کی کئی اقسام ہیں۔ ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے۔ جس میں ہندو، عیسائی اور دوسرے بت پرست لوگ گرفتار ہیں مگر ایک اور شرک ہے۔ جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔ انسان جب حد سے تجاوز کر کے اسباب پر ہی بھروسہ کرے اور دارومدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائیداد اور اسباب اور احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ انسان خدا تعالیٰ سے بالکل دور جا پڑے یہ خطرناک شرک ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔ قرآن کریم اس قسم کی آیات سے پر ہے کہ خدا تعالیٰ متقیوں کا متکفل اور متولی ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خواجہ خضر کو سفر کے دوران ایک گاؤں میں۔ جہاں ان کو کسی نے کھانا تک نہ دیا تھا۔ ایک گری ہوئی دیوار۔ از سر نو تعمیر کرنی پڑی تھی جس کے نیچے یتیم بچوں کا دفینہ تھا اور ان بچوں کا باپ صالح انسان تھا۔ صالح انسان کی اولاد کی اللہ تعالیٰ کئی پشت تک حفاظت کرتا ہے۔ گویا ایک متقی کی نسل کے مال کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں سے مزدوروں کا کام کروایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) کی بیماری کے دوران ان کو بعض احباب نے کہا کہ آپ نے اپنی اولاد کا منہ ہمیشہ خشک رکھا اور کوئی ترکہ نہ چھوڑا۔ اس پر انہوں نے اپنی اولاد کو بلایا اور کہا دیکھو میں نے بیگانہ حق تم کو نہیں دیا۔ میں تم کو اللہ کے سپرد کر کے جاتا ہوں وہ تمہارا حافظ اور ناصر ہوگا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مرنے پر ۲۰ دینار ان کے ترکہ میں برآمد ہوئے۔ ان کے تجہیز و تکفین پر خرچ ہو کر ان کے لڑکوں کو ۱۹، ۱۹ درہم ورثہ میں ملے لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ ان کے ایک لڑکے نے سو گھوڑے مع سامان جہاد کے لئے دیئے۔ ہشام کی اولاد کو لکھو کھہا دینار ورثہ میں ملے تھے۔ مگر زمانہ نے دیکھا کہ لوگ اس کی اولاد کو صدقہ دے رہے تھے۔ غرض تقویٰ، دیانت، امانت کے نتائج دوررس ہوتے ہیں اور بابرکت ہوتے ہیں۔ پھر جھوٹ کو اللہ تعالیٰ نے رجس و نجاست قرار دیا ہے۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور ان کو خدا کے دشمن اور شیطان کے مصاحب ٹھہرایا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ جھوٹ نہ بولو بلکہ جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ یعنی بتوں کی ناپاکی اور جھوٹ سے بچو گویا جھوٹ ایک بت ہے۔ جس پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔

(باقی)

تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ اخاء/۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے

"اے اللہ تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ اخاء/۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اب صرف چند ہفتے باقی ہیں اور ابھی وعدہ جات تحریک جدید کی قریباً نصف رقم واجب الوصول ہے۔ لہذا التماس ہے کہ تمام جماعتوں کے افراد اور خصوصاً عہدیداران حضرات اپنے فرائض سمجھتے ہوئے جلد از جلد بقیہ چندہ کی رقوم مرکز میں ارسال فرما دیں اور اپنے مولا کے حضور سرخرو ہوں۔

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

سال رواں کی سہ ماہی چہارم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۰ فتح/دسمبر بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۱۲ فتح/دسمبر برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ضرورۃ الامام ۲۔ پانچ قرآنی دعائیں مع ترجمہ۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات۔

۴۔ پانچ مشہور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود کے نام۔

تمام ناظمین اضلاع، زعماء، زعماء اعلیٰ کی خدمت میں گزارش ہے کہ نصاب سے تمام اراکین کو مطلع کر دیں اور انہیں تیاری کی تلقین فرماتے رہیں۔ سہ ماہی چہارم میں امتحان دینے والوں کی تعداد عموماً بہت کم ہو جاتی ہے۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

قائد تعلیم

بچے انتظار کریں!

"وقف جدید" کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے نہایت پیارے انداز میں جو خطاب فرمائے ہیں ان کے بعض اقتباسات یاد دہانی کے طور پر "الفضل" میں روزانہ آتے رہیں گے۔

بچے انتظار کریں اور ماں باپ اہتمام فرمائیں کہ سب بچوں تک یہ پیغام مع وعدہ پہنچ جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات (ستارہ تا بدر) منعقدہ احسان/جون ۱۳۵۰ ہش/۱۹۷۱ء کے نتائج جملہ مجالس کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو ابھی تک نتیجہ موصول نہ ہوا ہو تو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار بھائیوں کی ایک ذمہ داری

مخیّر اور متمول دوستوں کے پتہ جات مرکز کو فراہم کرنا

تحریک جدید کے مالی پہلو کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے سال رواں میں ایک کوشش اس رنگ میں بھی مدّنظر رکھی گئی ہے کہ بعض مخیّر اور متمول احباب جو کسی نامعلوم وجہ کی بنا پر تا حال تحریک جدید میں کما حقہ حصہ نہیں لے رہے یا اس ثواب سے بالکل ہی محروم ہیں۔ ان کے پتہ جات قیادت ہذا کو فراہم کئے جائیں۔ بسا اوقات لاعلمی میں اور بسا اوقات مقامی تحریک کی کمی میں ایسے دوست ثواب کے بیشتر مواقع سے محروم رہ جاتے ہیں۔ انہیں مرکزی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ان سطور کے ذریعہ میں مجالس انصار اللہ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ متعلقہ دوستوں کے مکمل پتہ جات قیادت ہذا کو فراہم کر کے دوہرا ثواب حاصل کریں۔

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تتمہ فہرست حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح

نمبر شمار	جماعت و ضلع	حافظ قرآن
۱	حلقہ شالامار ٹاؤن - لاہور	حافظ محمد شریف صاحب گھسیٹ پور
۲	گوجرانوالہ شہر	حافظ کرم الٰہی صاحب آف گھسیٹ پور
۳	سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	حافظ غلام سرور صاحب " "
۴	جماعت احمدیہ کراچی	حافظ عبد الرحمٰن صاحب آف چونڈہ
۵	جماعت احمدیہ کھاریاں	حافظ عبد الحلیم صاحب آف گھسیٹ پورہ
۶	دار البرکات ربوہ	حافظ محمد یعقوب صاحب آف رحمت بازار - ربوہ
۷	گھسیٹ پور - لائل پور	مکرم حافظ عبد الحی صاحب بن خدا بخش صاحب
۸	دار العلوم غربی ربوہ	حافظ محمد عاشق صاحب قاری -

(ناظر اصلاح و ارشاد)

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام گزشتہ برس سے شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ کا انسٹی ٹیوٹ کھلا ہوا ہے۔ میٹرک پاس اور کالج میں تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے نائٹ شفٹ کا بھی انتظام موجود ہے۔ داخلہ جاری ہے۔

فیس شارٹ ہینڈ -/۵ فیس ٹائپ رائٹنگ -/۵ فیس داخلہ -/۱

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم صوفی عبد الحلیم صاحب پسر داؤد محکمہ ڈاک مکان نمبر ۲۴۳ کریم جی اسٹریٹ سولجر بازار کراچی وفات پا چکے ہیں۔ ان کے ورثاء (۱) برکت بی بی بیوہ (۲) عبد الرحیم صاحب (۳) کلیم احمد صاحب پسران (۴) امۃ الرشید صاحبہ (۵) بشریٰ بیگم صاحبہ (۶) محمودہ سلطانہ صاحبہ دختران نے درخواست دی ہے کہ صوفی عبد الحلیم صاحب مرحوم کا قطعہ ۲۰/۱ واقع دار العلوم شرقی ہمارے نام حسب شرعیہ منتقل کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دے

(ناظم دار القضاء)

فوجی بھرتی

مکرم اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر صاحب سرگودھا مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح ایوان محمود میں فوجی بھرتی کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ امیدواران کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے سرپرست کے ہمراہ بھرتی کے لئے آئیں اور اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵'-۴" وزن ۱۰۷ پونڈ - عمر ۱۷ سے ۳۵ سال تک

تعلیم: کم از کم ۳ جماعت۔ بعض حالات میں ان پڑھ بھی بھرتی کئے جائیں گے۔

زیادہ سے زیادہ امیدواران فوجی بھرتی مورخہ ۱۷/۱۰/۷۱ کو وقت مقررہ پر پیش ہوں

(ناظر امور عامہ)

ضروری اعلان

جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے احباب ۱۹۷۱ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تا کہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں ایسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

نوٹ: فوٹو بھجوانے والے دوست اپنا پتہ صاف تحریر کریں۔

(مینیجر الفضل)

ایک احمدی بچے کا اعزاز

عالمی ہفتہ اطفال کے سلسلہ سے فرینڈز آف [illegible] ۱۹۷۱ء نے بچوں کی پینٹنگ کی فوجی نمائش میں میرے بچے خالد محمود چیمہ کو دوسرا انعام جناب گورنر صاحب پنجاب نے ۴ اکتوبر کو دیا۔ عزیز کی انعامی تصویر اب پیرس کی نمائش میں بھیجی جائے گی۔ عزیز خالد گورنمنٹ جونیئر ماڈل سکول کی پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے اور ہر سال جماعت میں اول آتا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس بچے کی صحت والی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد چیمہ ڈائریکٹر پرگرڈ واپڈا - لاہور)

درخواست ہائے دعا

عزیزم چوہدری ظفر احمد صاحب انچارج ایکسرے ڈیپارٹمنٹ پی اے ایف ہسپتال سرگودھا کو اپنڈیکس کی پھر تکلیف ہو گئی ہے اور درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

۲۔ مکرم ملک محمد صادق صاحب چک ۶۲ گ۔ب ضلع لائل پور کا آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ پر پرانے مرض کا دوبارہ حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے گھر کے تمام افراد سخت ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ نیز ان دنوں یہ عاجز متعدد کاروباری الجھنوں میں مبتلا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ساری پریشانیوں اور الجھنوں کو دور فرمائے۔

(محمد بشیر آزاد - مرید کے)

۴۔ میرے ایک لڑکے عزیزم ایاز احمد نے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور اس وقت دسویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے نیز باقی اولاد کو بھی نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین (اہلیہ بیگم زوجہ چوہدری مقصود احمد قیام پور گلاں)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ
(دوائی عمر) نوں سب کے لئے مفید۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۱۳۸

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد ننانوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۱۱ گولی ۳۰ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

مومنانہ نظم و ضبط اور ذکر الٰہی کے ماحول میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے انتیسویں (۲۹) سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

حضور ایدہ اللہ کی تقاریر، مجلس شوریٰ میں انتخاب صدر، دیگر اہم علمی اور دینی مصروفیات، گھوڑ سوار خدام کا شاندار مظاہرہ

ذکر الٰہی۔ دینی مصروفیات اور مومنانہ نظم و ضبط

ربوہ ۱۰ اخاء کو تیسرے پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز اختتامی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع ذکر الٰہی، علمی و دینی مصروفیات اور مومنانہ نظم و ضبط کے مبارک ماحول میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ اجتماع کا پروگرام روزانہ چار بجے صبح نماز تہجد کی ادائیگی کے ساتھ شروع ہوتا تھا جس میں خدام غیر معمولی ذوق و شوق کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ دن بھر کی دینی اور علمی مصروفیات، اور ورزشی مقابلہ جات کے بعد یہ پروگرام رات کے ساڑھے دس بجے تک جاری رہتا تھا اس میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے علاوہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ کے درس اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شامل تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دو نہایت روح پرور تقاریر کے علاوہ متعدد دیگر بزرگان سلسلہ و مبلغین اسلام نے بھی خدام سے خطاب فرمایا۔ چنانچہ مختلف اوقات میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نیز محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم محترم مولوی عنایت اللہ احمدی صاحب اور محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ افریقہ نے تقاریر فرمائیں۔ ذکر حبیب کے موضوع پر بھی تقاریر ہوئیں۔ جن کی صدارت احمد توفیق صاحب قائد علاقائی ڈھاکہ نے کی۔

انتخاب صدر

اجتماع کے پروگرام کا ایک اہم حصہ مجلس شوریٰ کا انعقاد تھا جس میں دیگر تجاویز کے علاوہ آئندہ سال کا میزانیہ پاس ہوا جو اڑھائی لاکھ روپیہ پر مشتمل تھا اس کے علاوہ اس دفعہ مجلس شوریٰ نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر کے انتخاب کے متعلق بھی اپنی رائے اور سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جسے حضور نے منظور کرتے ہوئے آئندہ دو سال کے لئے خدام الاحمدیہ کے موجودہ صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو صدر مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ یہ تقرر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

انتخاب صدر کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اجتماع میں مرکزی مہتممین اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی تقاریر فرمائیں اور سالانہ رپورٹیں پیش ہوئیں۔

اجتماع کی حاضری

[illegible] اجتماع بہت کامیاب رہا اور موجودہ نازک ملکی حالات کے باوجود توقع سے بڑھ کر بارونق رہا گزشتہ سال ۱۰۵ مجالس کے نمائندے اجتماع میں شریک ہوئے تھے لیکن اس دفعہ ۲۸ مجالس اس میں شامل ہوئیں۔ خدام کی کل تعداد ۳۱۰۲ رہی جو مختلف ناموں سے موسوم آٹھ بلاکوں میں منقسم ہو کر اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے خیموں میں مقیم رہے۔ لیکن یہ وہ تعداد ہے جس کی باقاعدہ رجسٹریشن کی گئی اس کے علاوہ بہت سے خدام ایسے بھی تھے جو ایک آدھ روز کے لئے آئے یا کسی مجبوری کی بناء پر صرف حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے وقت ہی حاضر ہو سکے۔ پھر انصار صاحبان بھی بہت بڑی تعداد میں آتے رہے یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دونوں تقاریر کے وقت وسیع و عریض پنڈال (جو گزشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع اور ۹۰×۱۹۸ کے رقبہ پر حاوی تھا) ناکافی ثابت ہو رہا تھا۔ ملک کے قریباً ہر حصہ اور ہر علاقہ سے جو خدام تشریف لائے ان میں مشرقی پاکستان سے آنے والے نمائندگان بھی شامل تھے چنانچہ احمد توفیق چوہدری صاحب قائد خدام الاحمدیہ ڈھاکہ ڈویژن اور شہید الرحمٰن صاحب قائد ضلع ڈھاکہ، عبد المتین صاحب قائد خدام الاحمدیہ ڈھاکہ اور سید [illegible] احمد صاحب ناظم تحریک جدید چٹاگانگ کو اس اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

گھوڑ دوڑ کے دلچسپ مقابلے

اجتماع کی کھیلوں اور ورزشی مقابلہ جات میں اس دفعہ ایک نہایت اہم (خوشکن) اضافہ ہوا اور وہ گھوڑ دوڑ کے مقابلے تھے۔ جو تینوں دن بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھے گئے۔ ضلع سرگودھا اور ضلع جھنگ کے متعدد خدام کو امسال اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش پر گھوڑوں کو بڑے شوق کے ساتھ اس لئے پالا اور شہسواری سیکھی کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک تمہارے لئے خیر و برکت رکھدی گئی ہے (بخاری)

چنانچہ یہ خدام اس دفعہ اپنے خوبصورت صحت مند اور تنومند گھوڑوں کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوئے وہ ایک ہی لباس میں ملبوس بہت ہی چاک و چوبند نظر آتے تھے۔ ۱۰ گھوڑ سوار خدام ضلع سرگودھا کے مخلص اور مستعد قائد ضلع چوہدری ریاض احمد صاحب کی سرکردگی میں آئے اور ۱۲ گھوڑ سوار ضلع جھنگ سے تعلق رکھتے تھے ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ گھوڑے بھی شامل تھے۔ اجتماع کے پہلے روز حضور کی تشریف آوری پر انہوں نے ایک لمبی لائن میں کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ ۹ اخاء کو گھوڑ دوڑ ہوئی اس میں ۲۸ گھوڑوں نے حصہ لیا۔ چوہدری محمود احمد صاحب سرگودہا اول اور ملک محمد احسن صاحب جھنگ دوم رہے

۱۰ اخاء کو گھوڑ سواروں میں نیزہ بازی کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۵ گھوڑے شامل ہوئے چوہدری ثناء اللہ صاحب سرگودھا اول اور چوہدری محمود احمد صاحب سرگودھا دوم رہے۔ دونوں مقابلے بہت دلچسپی کے ساتھ ہزارہا خدام و انصار نے دیکھے وہ خوب داد دیتے رہے

گھوڑوں کی نمائش میں اول انعام صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) نے حاصل کیا۔ اور چوہدری محمود احمد صاحب سرگودھا دوم رہے۔

دیگر ورزشی مقابلہ جات

اجتماع کے موقع پر جو دیگر ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور جن میں خدام نے شوق کے ساتھ حصہ لیا ان کے نتائج یہ ہیں:۔

کبڈی	علاقہ حیدرآباد۔ کراچی۔ بلوچستان	اول	ربوہ	دوم
فٹ بال	ربوہ	اول	سرگودہا ڈویژن	دوم
والی بال	ربوہ		لاہور ڈویژن	دوم
رسہ کشی	سرگودہا ڈویژن	اول	ربوہ	دوم

صنعتی نمائش

اجتماع کے موقعہ پر مرکزی شعبہ صنعت و حرفت نے ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا۔ اس میں مرکز کے علاوہ ان مجالس نے حصہ لیا۔ بہاولپور۔ سرگودہا۔ کراچی ڈرگ روڈ۔ لاہور۔ لائل پور۔ اس نمائش میں بہاولپور ڈویژن اول۔ کراچی دوم اور لائل پور [illegible] خصوصی انعام [illegible] انعام اعجاز احمد [illegible] نے حاصل کئے۔

علمی اور دینی پر[illegible]

حفظ قرآن مجید [illegible] مسیح موعود علیہ [illegible] مشاہدہ و معائنہ [illegible] شامل تھے۔ قرآن مجید اور [illegible] سب خدام کے لئے حل کرنے لازمی تھے۔ ایک [illegible] اور مذہبی سوالات کے جوابات پر بھی مشتمل تھی۔ جوابات دینے میں مختلف علمائے سلسلہ نے حصہ لیا۔

۸ اخاء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب سے آغاز ہوا اور ۱۰ [illegible] اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا [illegible] کا یہ انتیسواں سالانہ اجتماع نہایت [illegible] خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الح[illegible]

لجنات اماء اللہ ضلع شیخوپورہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۶ ماہ تبوک کو احمدیہ مسجد شیخوپورہ میں ضلع کی لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ مرکزیہ چونکہ خود تشریف نہیں لا سکی تھیں اس لئے آپ کی زیر ہدایت محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم اے محترمہ نعیمہ سلطری صاحبہ ایم اے اور خاکسار بطور مرکزی نمائندگان اس میں شامل ہوئیں۔

کارروائی محترمہ رضیہ درد صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبد السمیع صاحب نے کی۔ بعد ازاں مقامی صدر صاحبہ نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد لجنہ اور ناصرات کے تینوں معیاروں کے اردو تقریری مقابلہ جات ہوئے۔ ناصرات نے ترانہ پڑھا۔ دیہاتی لجنات کی ممبرات کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ چند بہنوں نے پنجابی زبان میں اشعار پڑھے۔

آخر میں صدر اجلاس محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے دیگر امور کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی تحریک تعلیم القرآن کی اہمیت اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (نصیرہ نزہت)